مکاتیب

(۱)

[فروری ۲۰۰۵ کے 'الشریعۃ' میں ''پیر محمد کرم شاہ الازہری اور فتنہ انکار سنت'' کے زیر عنوان پروفیسر محمد اکرم ورک کے مضمون میں علامہ تمنا عمادی مرحوم کا شمار منکرین حدیث کے ضمن میں کیا گیا تھا۔ اس پر کراچی سے جناب سید عماد الدین قادری نے بھارت سے شائع ہونے والے جریدہ ''اردو بک ریویو' کے نومبر ردسمبر ۲۰۰۴ کے شمارے میں مطبوعہ ایک خط کی طرف توجہ دلائی ہے جس میں تمنا مرحوم کے ایک قریبی رفیق یوسف ریاض صاحب نے اس امر کی تردید کی ہے۔ یہ خط قارئین کی دلچسپی کے لیے یہاں شائع کیا جا رہا ہے۔ (مدیر)]

برادرم محمود عالم کی بدولت اردو بک ریویو دیکھنے کو مل جاتا ہے۔ کساد بازاری کے اس دور میں جس لگن اور محنت سے آپ اردو کی خدمت کر رہے ہیں، کسی داد سے مستغنی ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

ستمبر ر اکتوبر ۲۰۰۴ء کے شمارے میں یوں تو مضامین رنگا رنگ ہیں اور سب ہی دعوت غور وفکر دے رہے ہیں، مگر یہاں ہماری نظر 'ادراک زوال امت' پر ہے۔ تبصرہ بڑا ابھر پور لگتا ہے، شاید مصنف ادھر توجہ مبذول کر سکیں۔ فی الوقت ہم صرف ایک بات کی طرف توجہ دلانا چاہیں گے۔ فاضل تبصرہ نگار نے حسان الہند علامہ تمنا عمادیؒ کو منکرین حدیث میں شمار کیا ہے اور عام تاثر بھی یہی ہے۔ اس کی وجہ ہے کہ ان کے مضامین اتفاق سے منکرین حدیث ہی کے رسالوں میں چھپتے رہے ہیں۔ مگر حقیقت حال یہ ہے کہ وہ ایک دن کے لیے بھی اس گروہ میں شامل نہ تھے۔ یہ صحیح ہے کہ حدیث کے باب میں ان کا مسلک بہت، بلکہ کہنا چاہیے کہ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی محتاط بلکہ سخت تھا۔ فن اسماء الرجال پر ان کی بڑی گہری نظر تھی۔ ہر روایت کو خوب اچھی طرح کھنگالنے کے قائل وعادی تھے۔ ان کا بڑا واضح بیان تھا اور بھری محفلوں (محفل نہیں، ان گنت محفلوں) میں خود ہماری موجودگی میں انھوں نے بیان کیا کہ حدیث کا منکر کافر ہے۔ حدیث رسول کا انکار اور ایمان اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ ہاں حدیث کی چھان پھٹک بہت ضروری ہے، کیونکہ ان کے نزدیک خاص طور سے روافض کا ایک بہت متحرک طبقہ حدیثیں گھڑنے، اس میں سابقہ اور لاحقہ ملانے میں ید طولیٰ رکھتا تھا اور ایک سوچی